# سالانہ محفل حضرت سیدنا شاہ نقشبندؒ

ابھی شائد آپ لوگوں کو اندازہ نہیں ہے کہ آپ کو اللہ والوں کے نام کی جو مجلس دی گئی ہیں اس کی کتنی برکت ہے اور اس کی کتنی رحمتیں ہیں کس قدر یہ اللہ کے ہاں مقبول ہے یہ بھی اندازہ نہیں ہے جب کسی شخص کہ ساتھ مجلس کو جوڑا جاتا تو یوں سمجھ لیں جتنی عزت اُس شخص کی ہوتی ہے اتنی ہی اُس محفل کی بھی ہوتی ہے جو عزت رحمت برکت اللہ نے اس شخص کو دی ہوتی ہے اس محفل میں اتنی ہی برکت اللہ اتارتا ہے۔لہذا یہ بات بالکل روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ جس بزرگ کا آپ فیض لینا چاہیں اُس بزرگ کی باتیں کرنا شروع کر دیں اللہ اس کا فیض آپ کو عطا کر دیگا اُس کی برکت آپ کو دے گا اور ویسے بھی ہم نقشبندی طریقت اور نقشبندی سلسلے سے وابستہ ہیں اور جن بزرگوں کے نام کے ساتھ ہم بیٹھے ہوئے ہیں یہی تو ہیں تو ہم **نقشبندی کہلاتے ہیں (سبحان اللہ)**

انہی کی وجہ سے ہمارا نام نقشبندی ہے اور آپ کی سیرت و اخلاق اور آپ کی گفتگو کرنا ہم سب کا حق بھی ہے اور ہم سب کی ڈیوٹی بھی ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کی بات کریں اپنے بزرگوں کی یاد میں بیٹھے یہ ہمارا حق بھی ہے۔اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ اُس بزرگ کے ہاں کتنا عظیم ہوگا اُس بزرگ کے ہاں اس کی کتنی عزت و وقعت ہوگی کہ میرے بچے نے مجھے یاد کیا ہے میرے بچے نے میرا نام لیا میرے بچے نے خوشی سے لوگوں کو بولا یا وراس کے پیچھے میری ذات کا میری محبت کا معاملہ تھا وہ کوئی اپنی ذات کیلئے یا اپنے گھر کیلئے نہیں کیا تھا اس نے میرے لیے کیا تو وہ بزرگ کتنے خوش ہونگے کتنی برکت ہوگی لہذا جب بھی ایسے بزرگوں کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہو۔جو اللہ نے آپ لوگوں کو توفیق دی ہوئی ہے ہمیشہ یہ بات ذہن نشین کر کے کام کیا جائے کہ میری نسلوں پر بہت بڑا احسان کیا گیا میری نسلوں پر مجھ پہ نہیں میری نسلوں پر احسان ہوگیا ہے کہ میرے ساتھ ایک بزرگ کا نام جوڑا گیا ہے آپ دیکھ لیں جا کر نکلیں رزہ گلیوں میں لوگ زندگیاں ضائع کر رہے ہیں **زندگی نہیں گزار رہے زندگی انہیں گزار رہی ہے۔**

لہذا یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ کسی اللہ والے کے ساتھ نام جڑ جائے ہم نے کیا ذکر کرنے ہیں کیا اُن کی بارگاہ میں بیٹھنا ہے کیا اُن کا نام لینا ہے مقصد ایک نسبت کا اظہار ہے کہ اللہ نے ہمیں ان کی نسبت والا بنایا اس کیلئے سب مل کے بیٹھے ہیں ورنہ وہ اِس کے محتاج نہیں ہیں وہ کسی کے محتاج نہیں ہیں وہ پہلے سے ہی بلند ہیں اُن کی بلندیوں کے پہلے سے ہی جھنڈے گھڑے ہوئے ہیں پہلے سے ہی اللہ نے برکتوں سے نوازا ہوا ہے تیرے ذکر کرنے سے انہیں ملنا کچھ نہیں تجھے ملنا ہے!الحمد اللہ:!تو یہ برکت رحمت جو الحمد اللہ پورا سال ہوگیا یہ آخری ہماری مجلس ہوتی ہے **(سبحان اللہ)**

اس کا آغاز ہوتا حضرت سیدنا غوث اعظمؒ سے اور اختتام ہوتا حضرت شاہ نقشبندؒ پہ تو آج یہ ہماری سال کی آخری مجلس ہے پورے سال کی مختلف جگہوں پہ کبھی سیدہ فاطمہؓ کا ذکر کبھی سیدہ عائشہؓ کا ذکر کبھی حضرت ابوالبیانؒ کا ذکر کبھی سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کا ذکر کبھی سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کا ذکر یہ ساری محافل اکٹھی کر کے آج جو دعا ہے حضرت شاہ نقشبندؒ کی جھولی میں ڈالیں گے!انشاءاللہ کہ حضور اب آپ آگے اِس کو پیش کر دیں **ہم نے پورا سال جو محنت کی ہے کوشش کی ہے اور یہی اصل میں اِن بزرگوں کو مطلوب ہے** آپ اِن کی قبر پہ جا کر بیٹھے رہیں گے انہیں اِس سے کیا ہوگا جائیں جا کر حضرت شاہ نقشبندؒ کی قبر پہ ڈیرہ ڈال لیں وہ کہتے ہیں چپ کر کے لیٹا رہ ادھر آ کے بیٹھا رہ اس سے مجھے فرق کوئی نہیں پڑتا آپ جا کے ان کے نام کی دیگیں دیتے جائیں لوگوں کو کھلاتے جائیں تو ہی کھلاتا جا مجھے کوئی فرق نہیں آپ جا کے اُن کے نام کے لنگر بانٹتے جائیں تو یہ نہیں ہوگا مطلوب اِن کی سیرت کا ذکر ہے وہ کیسے تھے اور اُن کی زندگیاں کیسی تھی اُن کو کسطرح اللہ کی قربت نصیب ہوئی جب کوئی یہ ذکر کرتا ہے تو سارے کے سارے پردے ہٹا کر اللہ کی بارگاہ میں ارض کرتے ہیں مولا ہمیں بھی زرہ دیکھنے کی توفیق دے یہ کون ہے جو ہمارا اس طرح ذکر کر رہا ہے۔یہ کون ہے **(اللہ)**۔تو یہ اصل مطلوب ہے کہ آپ کا ذکر اُن کی سیرت کا ذکر کر کے ان کی محبتوں کا ذکر کیا جائے۔

**حضرت جنید بغدادیؒ ارشاد فرماتے ہیں اور دیگر بزرگانِ دین نے ارشاد فرمایا**

آپ ساری زندگی حضورﷺ کے فضائل بیان کریں آقا علیہ السلام کی فضلتیں بیان کریں کہ حضور یہ تھے فلاں تھے آپ کی فضیلت میں یہ لکھا فلاں بھی کیا فلاں بھی کیا یہ آپ کے معجزے بیان کرتے جائیں فضلتیں بیان کرتے جائیں ساری زندگی بیان کریں وہ اس درجے پر آپ کو نہیں لے جا سکے گا زندگی میں جو حضورﷺ کی سیرت کی ایک بات پہنچا سکتی ہے کہ آپ ہیں کیسے آپ کا اخلاق کیسا تھا آپ کے انداز کیسے تھے آپ کے اٹھنے بیٹھنے کے انداز کیسے تھے معاملات کیسے تھے تو جو یہ ذکر کرتا ہے وہ فضائل کے ذکر سے کہی

بہتر ہے کہ آپ لوگوں کو فضائل کی بجائے اُن کی زندگی کی باتیں سنائیں کہ میرے نبیؐ نے یہ عزت و برکت حاصل کیسے کی تو بالکل اسی طرح آپ اِن کے فضائل بیان کریں چاہے جتنے چاہیں بیان کریں لیکن جو عزت و برکت آپ کو ان کی سیرت سے ملتی ہے وہ کسی اور شے سے نہیں مل سکتی آپ لوگ جو اصل مطلوب ہے وہ کام کر رہی ہیں سیدنا صدیق اکبرؓ کی سیرت بیان ہو حضرت عمر فاروقؓ کی سیرت بیان ہو فاطمۃ الزہرہؓ کی سیرت بیان ہو حضرت عائشہؓ کی سیرت بیان ہو۔ سیدہ عائشہؓ کی سیرت بیان ہو حضور داتا صاحبؒ کی سیرت بیان ہو غوث اعظمؒ کی سیرت بیان ہو لوگوں کو ان کی زندگیوں سے آشناس کروایا جائے لوگ خیر چھوڑیں ہمارے سلسلے کے اپنے بچوں کو ابھی تک ان کا پتہ کوئی نہیں اِن کی سیرتوں کا علم نہیں اس لیے آپ سب لوگ بلخصوص میں آپ کے ساتھ شامل ہو کر ہم حضرت شاہِ نقشبند کی نسبت والوں میں اپنا نام لکھوا لیتے ہیں ہم بس یہ کرتے ہیں کہ ہمارا نام بھی اس لسٹ میں شامل ہو کہ جب کل قیامت کے دن اللہ اپنے محبت والوں کو اٹھائے تو ہمارا نام بھی اس میں لکھا ہو کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے آپ کے نام کی مجلس کی تھی **الحمداللہ! اس توفیق کو اللہ جاری رکھے (آمین)**

میرا تو یہ خواب ہے کہ ایک دن آپ کی یہ مجلس میرج ہال میں ہوگی انشاءاللہ! اور بڑے لیول پر ہوگی اس طرح ہوگی جس طرح ہونی چاہیے بس ہماری نہ محنت میں کمی ہے میری محنت میں کمی ہے آپ کی محنت میں کمی ہے، ہم دونوں کی محنت میں کمی ہے ورنہ یہ بزرگ ایسے کہ جب ان کا ذکر ہو تو ایسے لگے جیسے ساری دنیا ہی ذکر میں شامل ہے۔

**میرے قبلہ عالم حضرت ابوالبیانؒ آپ پورے سال میں ایک پورا دن یوم شاہ نقشبندؒ کے نام سے مناتے تھے** ظہر کے بعد سے درس شروع کرتے تھے پورا سال اس کی پلاننگ کرتے تھے پہلے سے ہی علما کو بتایا جاتا چھ چھ مہینے پہلے ٹائم لیا جاتا فلاں سے فلاں سے ٹائم لو اور سارے نقشبندی بزرگ ہیں پورے ملک سے آپ ٹائم لیتے ہیں آپ کا 2 بجے سے لے کر 2:30 تک درس پر آپ کا 3 سے 3:30 بجے تک ہے آپ کا جناب 4 سے 4:30 بجے تک ہے آپ کا جناب مغرب کے بعد ہے آپ کا جناب عشاء سے پہلے ہے **اور عشاء کی نماز کے بعد خصوصی درس حضور قبلہ ابوالبیانؒ خود ارشاد فرماتے** اور یوں پورا دن ایک یوم سیّدنا شاہ نقشبندؒ منانے کی سعادت حاصل تھی اور مجھے آپ کی زندگی میں پانچ سے دس سال آپ کا یومِ سیدنا شاہ نقشبندؒ کی مجلس میں جانے کی توفیق نصیب ہوئی حضرت صاحب کا بھی درس ہوتا تھا عظیم فاروقی صاحب آپ کا بھی آدھے گھنٹے کا خطاب ہوتا تھا اِس طرح آپ بڑا خوبصورت اہتمام کر کے عشاء کے بعد بڑا اچھا کھانا پیش کیا جاتا۔ ہوتا سال کے بعد ہی تھا مہینے بعد نہیں ہم آپ کو تکلیف دیتے سال کے بعد کرتے تھے بندہ کوئی ہزار ہزار بھی جمع کرے تو کتنے پیسے کہاں جا کر پہنچتے ہیں۔

مجھے یاد ہے آپ بڑا خوبصورت اہتمام کرتے تھے اور وہاں پہلی بات ظاہری بات ہے اصل میں لوگوں کو پتہ ہی کوئی نہیں ہے لوگوں کو علم ہی کوئی نہیں ہے تو جب وہاں بیٹھتے تو دیکھتے کہ ہر ایک بزرگ آ رہا ہے کوئی جہلم سے آیا ہوا ہے کوئی سیالکوٹ سے آیا ہوا ہے ایک اٹک سے آیا ہوا ہے خاص طور پر چورا شریف سے مجھے یاد ہے آپ کے بزرگوں میں سے حضرت خواجہ نور محمد چوراہیؒ اُن کے خلفاء تشریف لاتے جو نقشبندیوں کے سرخیل ہیں وہ خلفاء آتے وہ ؔ کے گفتگو کرتے (اللہ) ایسی ایسی پیاری باتیں کرتے کہ یہ ساری محبت حضرت شاہ نقشبندؒ کی مجھے ان درس سے نصیب ہوئی ہے جو وہاں سے سنیں پورا دن حضرت سیدنا شاہ نقشبندؒ کی محبت کا ایک گلدستہ ہوتا خوشبو ہوتی ہے اس کی پورے عالم میں یوں دل کرتا جیسے خوشبو پھیل گئی ہے اس وقت یہ میڈیا کا دور نہیں تھا یہ فیس بک وغیرہ بعد میں آئی تھی یوٹیوب وغیرہ یہ سب کچھ بعد میں تھا پھر بھی اس وقت وڈیو ریکارڈنگ وغیرہ کا اہتمام بہت اچھا کرتے تھے بڑی اچھی آپ نے پوری پلاننگ کر کے ایک کیمرہ اِدھر لگا ہوتا ایک اُدھر لگا ہوتا دونوں کیمرے کیچر کر رہے ہوتے تھے علماء رولا ڈال دیتے کہ مجددی صاحب نے مسجد میں کیمرے لگا لیے ہیں بڑے علماء آتے لیکن آپ کسی کی نہیں سنتے تھے حضرت صاحب کسی کی نہیں سنتے تھے کہتے تھے اصل میں تمہیں پتہ ہی نہیں کہ بعد میں ہونے کیا والا ہے آج میڈیا کا دور ہے آج کہاں کہاں تک وہ بات جارہی ہے الحمداللہ! اُس دور میں بھی آپ ریکارڈنگ کا اہتمام کیا کرتے تھے آج ۲۰۱۹ ہے ابھی تک وہ خوشبو جاری و ساری ہے **(سبحان اللہ)**

**وہ خوشبو ہے جو پھیل رہی ہے وہ جذبہ ہے جو پھیل رہا ہے میرا تو یہ ذوق یہی کہتا ہے** کہ آپ کی ساری سالانہ محافل ایک دن آئے گا کہ ساری کی ساری میرج ہالوں میں بڑے پیمانے پہ ہوا کریں گی صحیح طرح جسطرح ہونے کا حق ہے رشتے داروں کو بولا یا جائے عزیزوں کو بولا یا جائے دوستوں کو بولا یا جائے صحیح انداز اختیار کیا جائے پوری طرح سے اس کیلئے دعا کی جائے مولا تیرا شکرا ہے تو نے مجھے توفیق دی ہوئی ہے یہاں تو کروڑ پتیوں کو بھی یہ توفیق حاصل نہیں ہے یہاں تو ارب پتی روتے پھیرتے ہیں یہاں تو بڑے بڑے کوٹھیوں والے روتے پھیرتے ہیں ہمارے گھر آ کے فاتحہ ہی پڑھ جاؤ یار کوئی نہیں آتا یہ کیسی بڑی سعادت ہے مولا تو نے میرے ساتھ رکھی ہے اس پہ کتنا اللہ کا شکر ہے سیّدنا

صدیق اکبرؓ سیّدنا عمر فاروقؓ اسطرح تمام بزرگ جن کے آپ نام لیتے ہیں یہ بڑے لجپال ہیں۔

**؎ لجپال پریت نوں توڑ دے نہیں جدی باں پھڑ لین فیر چھوڑ دے نہیں**

اللہ یہ جذبہ سلامت رکھے آمین اللہ یہ جذبہ اسی طرح سلامت رکھے میں صبح بھی یہ ارض کرر ہا تھا بارش بہت شدید ہو رہی تھی پریشان ہوا کہ مولا یہ کیا بن گیا ہے آج تو بہت بڑا ذکر ہے اور پھر دل میں جیسے خیال آتا ہے کہ ہم انتظار کرر ہے ہیں آج ہی ہے آپ آجائیں آج جتنے کم آئیں گے ہم اتنی زیادہ برکت دے دیں گے آپ تسلّی رکھیں جن کے لیے جا رہے ہیں کیا وہ جانتے نہیں ہیں کیا وہ اتنے ہی بے خبر ہیں الحمد اللہ! ایک ایسا اعلیٰ شخص جس کی برکت اور رحمت سے ہم نقشبندی کہلائیں کئی سو سال ہو گئے اس کو دنیا سے گئے ہوئے آج تک وہ نام کا ذکر دنیا سے ختم نہیں ہو رہا اس کے بعد بھی بڑے بڑے بزرگ آتے ہیں بڑے بڑے نام آتے ہیں لیکن وہ سارے کہتے ہیں کہ نہیں نہیں ہمیں ہمارے ناموں سے نہ یاد کرو بلکہ ہمیں نقشبندی کہہ کر یاد کرحضور آپ بھی تو بہت بڑے بزرگ ہیں فرمایا نہیں نہیں نقشبند بہت بڑے ہیں کہا حضور آپ ہیں بہت بڑے بزرگ فرمایا نہیں نہیں نقشبند ہیں بہت بڑے آج تک اتنے اتنے نام ہیں آپ ان کی زندگیاں کھولیں تو آپ حیران رہ جائے کہ ایسی ایسی خدمتِ دین کر گئے لیکن کہلاتے نقشبندی رہے(سبحان اللہ)۔ ہمارا نام کیا لوگے

نقشبندیوں میں لوگے بولا حضور آپ کے نام کیساتھ نہ سلسلہ شروع کرلیں حضور آپ کے نام کیساتھ نہیں نہیں ہمیں جب بھی یاد کرو تو ہمیں حضرت شاہ نقشبند کے نام سے ہی یاد کرنا حضرت مجدد الف ثانیؒ جیسا اعلیٰ خوبصورت انقلابی اللہ کے کاملین میں سے جس کی تعریف میں بڑے بڑے کلام لکھے گئے۔ علامہ اقبال جیسا شخص بھی گردن جھکانے پر مجبور ہو گیا۔

**؎ حاضر ہوا میں شیخ مجدد کے لحد پر وہ خاک ہے زیرِ فلک مطلع انوار**

**؎ جس خاک کے زرّوں سے شرمندہ ہیں ستارے اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار**

**؎ گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیِ احرار**

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کے لحد پر کہا میں بھی جا کے سر جھکا تا ہوں مجدد آپ کو سلام ہے وہ بھی انقلابی انسان تھے جس کے کلمات میں ہی اتنی خیر اتنی برکت ہے کہ بزرگ کہتے ہیں جہاں مجدد پاکؒ کے کلمات پڑھے جائیں گے وہاں انقلاب آجائے گا لوگ بدل جائے گے تم لوگوں کو بدلنا چاہتے ہو انقلاب پیدا کرنا چاہتے ہو مجدد پاکؒ کا ذکر کرو ان کے کلمات بیان کرو جب ہم درس تصوف دیتے ہیں یہ بھی اُسی سلسلے کی اِک گھڑی ہے جو جو اُس سے محروم ہے وہ انقلاب نہیں لا سکتی/لا سکتا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اس کے گھر میں انقلاب آئے اس کے معاملات میں انقلاب آئے اس کی طریقت و تصوف میں اس کی ظاہری باطنی حالت میں انقلاب آئے نہیں آسکتا کیونکہ تم مجدد پاکؒ کے کلمات ہی نہیں پڑتی۔

**بزرگ فرماتے ہیں**

**''طریقت والوں کا سارے کا سارا انقلاب مجدد پاکؒ کی باتوں میں چھپا ہوا ہے''**

سارا انقلاب اللہ توفیق دے (آمین) وہ شخص بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ جس کے نام کو ایک ہزار سال کے مجدد کے ساتھ جوڑ کر اُمت جانتی ہے اک ہزار سال کا مجدد مجدد الف ثانیؒ دوسرے ہزار سال کو بدلنے والا تجدید کرنے والا بدل دینے والا **انقلاب قلب سے ہے قلب کہتے ہیں ''بدلنا''**۔ جس طرح انسان کا قلب ہے قلب اس لیے کہلاتا ہے کیونکہ یہ بدلتا رہتا ہے ابھی آپ کا موڈ اچھا ہے تھوڑی دیر غمگین ہو جائے گا پھر اچھا ہو جائے گا صبح آپ کسی اور موڈ میں تھے دو پہر میں کسی اور موڈ میں اور شام میں کسی اور موڈ میں تو یہ بدلتا ہے **قلب بدلنے کو مقرب القلوب دلوں کو بدلنے والی ذات اللہ کی ذات ہے** اُسی دور کو بدلنے کے لیے جس دور میں دینِ الٰہی آیا تھا مجدد الف ثانیؒ جیسا شخص آیا تھا اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہے کہ نہیں نہیں میرے نام کے ساتھ نہیں تم نے مجھے بھی نقشبندی ہی کہنا ہے کیسے اعلیٰ شخص کی خوبصورت یاد ہے جن کے نام کیساتھ دل کو ٹھنڈک پہنچے **جو یہ کہے کہ میرا تین بار واسطہ دے دو اللہ سے کوئی بھی دعا چاہو گے قبول فرمالو آزمالو کہیں تین بار میرا واسطہ دے دو'' کہو شاہ نقشبندؒ کے واسطے، کہو شاہ نقشبندؒ کے واسطے، کہو شاہ نقشبندؒ کے واسطے''** تین بار کہہ دو اور

پھر اس کے بعد دعا مانگوا گر نہ قبول ہوتو میری قبر پہ آ کے کہنا کہ جھوٹ بولا آپ نے **(استغفر اللہ)** ہم کیوں آ ئے گے حضور ہمیں یقین ہے ہمیں یقین ہے آپ پہ تو کیسی خوبصورت یاد میں بیٹھنا جو میری اور آپ کی زندگی کی شائد وہ یاد ہو جس پہ ہم قیامت کے دن فخر کرے ۔**(انشاءاللہ)**

اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں ایسے اعلیٰ شخص کی یاد میں بیٹھنے کی توفیق نصیب ہوئی آج تک یہ نقشبندی کا نام اور انشاءاللہ قیامت تک رہے گا یہ بدلنے والا نہیں ہے خدمات ہی اتنی ہیں، برکت ہی اتنی ہے دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں آپ نے نقشبندیت کو نہ پھیلایا ہو اللہ نے بھی حق ادا کر دیا ۔

**حضورؐ نے فرمایا!**

اللہ کو جب کسی بندے سے محبت ہوتی ہے تو اللہ جبرائیل کو بولاتے ہیں فرماتے ہیں اے جبرائیل! آج مجھے فلاں بندے سے پیار ہو گیا ہے جا جا کے تو بھی اس سے محبت کر جبرائیل کہتا مولا مجھے آپ کے حکم سے جو آپ نے کہا مجھے بھی اس سے محبت ہو گئی ہے ٹھیک ہے اجازت ہے جا جلدی کر تو بھی محبت کر کہا جی حضور جب جانے لگتا ہے اللہ فرماتا واپس آ سب فرشتوں کو زمین و آسمان کے سب فرشتوں کو بولاؤ اور ان سے بھی کہہ دو کے وہ بھی اس بندے سے محبت کریں تو سارے فرشتے آ جاتے ہیں حضرت جبرائیل حکم دیتے ہیں اللہ کا حکم ہے کہ فلاں بندے سے پیار کرو سب نے کہا جی ہم حاضر ہیں ہمیں بھی محبت ہو گئی ہیں جاؤ نکل جاؤ محبت کرو اس سے سارے جانے لگتے ہیں دوبارہ آواز دی کہ آ جاؤ واپس کہا مولا اب کیا فرمایا نہیں اب گلیوں میں جاؤ محلوں میں جاؤ جہاں جہاں وہ چلتا پھیرتا ہے وہاں لوگوں کے دلوں سے نفرت نکال کے ان کے دلوں میں محبت بھر دو پیار ڈالو اس کا مولا کب تک قیامت تک فوت ہو جائے دنیا سے چلا جائے تم نے اپنی ڈیوٹی نہیں چھوڑنی تم نے لگے رہنا تمہاری عمر قیامت تک ہے نہ جی مولا قیامت تک ہے موت تو آنی نہیں تمہیں تمہیں تو قیامت کے دن عزرائیلؑ بس پکڑے گا سب فرشتوں کو موت قیامت کے دن آنی ہے تو وہ سارے فرشتے جن کی یہ ڈیوٹی ہے تیرے رب کا حکم ہے تمہیں تم نے اس کی محبت کم نہیں ہونے دینی لہذا تم لوگوں نے اپنی ڈیوٹی نہیں چھوڑنی اللہ کے حکم سے قیامت تک تمہارے دل سے اس شخص کی محبت میں کمی نہیں آنی چاہیے جاری رکھو مولا وہ تو دنیا سے چلا گیا فرمایا تم لگے رہو قیامت تک لوگوں کے دلوں سے نفرت نکال کر محبت ڈال دو اللہ کی ڈیوٹی آج بھی پوری ہو رہی ہے ہو رہی ہے کہ نہیں ہو رہی اللہ اپنی ڈیوٹی پوری کر رہا مجھے اور آپ کو بیٹھا کر ۔ ذکر کرو کہا کس کا ذکر فرمایا **میرے نقشبند کا ذکر کرو میرے پیارے بندے کا ذکر کرو میرے بندے نے بڑی محنت کی ہے میرے بندے نے بڑی جان ماری میرے بندے نے بہت تکلیفیں، لوگوں کے طعنے سہے ہیں لوگوں کی بڑی اس نے باتیں سنی ہیں اس نے ہر حالت میں میرا ہاتھ میرا دامن نہیں چھوڑا میں کیسے چھوڑ دوں تو بیٹھ جاؤ سارے نام تمہارا کوئی بھی ہے فاروقی نقشبندی خبردار بیٹھ جاؤ کیوں مولا سا میرے بندے کا ذکر کرو** میرے بندے کا ذکر کرو اس کی تعریف کرو اس کے نام کے نعرے لگاؤ اس کے نام کے بینر لگاؤ اس کے نام کے اوپر دعوتیں کرو لوگوں کو بولاؤ مٹھائیاں کھلاؤ کھانے کھلاؤ مولا یہ کرنا پڑے گا کام نہ کرو گے چھوڑوں گا نہیں بیٹھو سارے ایسا کرو جب تم ایسا کرو گے تو تمہیں بھی وہی برکت دے دوں گا جو اس کو دی ہے تمہیں بھی چھوڑوں گا نہیں تمہیں بھی وہی برکت دوں گا تم اپنا دل جمع رکھو مایوس نہیں ہونا یہ نہ سوچنا کہ زبردستی کر کے کچھ دینا نہیں میں نے جب آؤ گے تو برکتیں لے کے جاؤ گے تجھے اللہ کیا کروار ہا ہے یہ بالکل وہی ہو رہا ہے جو ابھی حدیث ہم نے پڑھی ہے کہا

اللہ نے فرشتوں کو فرمایا کہ تم اللہ کے حکم سے اپنا کام جاری رکھو آ ئیے اللہ اس توفیق کو جاری رکھے ان بزرگوں کی بارگاہ میں ہمارا نام بھی محبت سے لیا جائے پیار سے لیا جائے ۔آج کی خوبصورت گفتگو جو کہ پہلے بھی کی گئی ہے آداب کے حوالے سے کی گئی چونکہ ہم سب طریقت سے تعلق رکھتے ہیں چاہتے ہیں کہا اس مجلس کا انداز ہے وہی رہے طریقت کی برکت والی بات جو ہے مزید کی جائے تو آج **صبح سے ہی حضرت داتا صاحبؒ کا بہت خیال آ رہا تھا (سبحان اللہ) میں سوچ رہا تھا کہ مجلس تو شاہ نقشبند کی ہے تو یہ کیا بن رہا مسلسل آپ کی طرف ذوق جا رہا تھا بار بار پھر میں نے تسلی سے رابطہ کیا حضور یہ کیا ہے** مجھے حکم دیجیے بار بار آپ کی طرف خیال جا رہا ہے مجلس تو حضرت شاہ نقشبند کی ہے ان کا نام ہے آپ کی طرف بار بار خیال جا رہا تو بڑا خوبصورت جملہ دل میں اترا جسے کہا گیا ہے کہ ہمارا سلام بھی پیش کیجیے گا اور میں چاہتا ہوں آپ آج میرے کچھ جملے ان کو پیش کیجیے اچھا میں بار بار پھر رابطے میں رہتا پھر سوچا تو ابھی کچھ دیر پہلے کشف المحجوب جو ہے مجھے ملی تھی اور شائد اسی لیے دی گئی تھی کہ آپ نے میرا ذکر بھی حضرت شاہ نقشبندؒ کے دربار میں کرنا میرا بھی سلام پیش کیجیے گا۔

حالانکہ آپ خود اتنے بڑے اللہ کے ولی ہیں جس کے لیے **حضرت غوث اعظمؓ نے فرمایا**

**کہ اگر میں آپ کے دور میں ہوتا تو میں آپ کا مرید ہوتا بن جاتا آپ کے دور میں ہوتا تو میں آپکی بیعت کر لیتا اتنا عظیم آدمی ہے** تو ان کا بار بار ذوق وشوق ظاہر ہے

وہ اپنے بچوں سے کام لیتے ہیں یہ ان کی محبت ہے ان کا پیار ہے کہ وہ اپنے بچوں سے کام لیتے ہیں انہوں نے آج صبح سے میرے ذہن کو کیپچر کر ہے کہ میرے کلمات آپ حضرت شاہ نقشبند کو پیش کریں مجھے خوشی ہوگی کہ میرے کلمات آج ان تک جائیں گے ہم دونوں کا بڑا پیار ہے میری طرف سے تحفہ آج پہنچے انہیں (سبحان اللہ) پھر صبح سے مسلسل آپ ہی کی کتاب کا مطالعہ کرر رہا ہوں۔ آپ ہی کی کتاب سے **حضرت شاہ نقشبند کے دربار شریف میں پیش ہیں اور ہمارا یہ پیغام اللہ آپ تک پہنچا رہا ہے اللہ قبول فرمائے ''کشف المحجوب'' بڑی ہی اعلیٰ کتاب ہے**

**''کشف المحجوب'' میری وصیّت ہے اگر اس کتاب کو تم نے نہیں نہ پڑھا تو تم نے خود پر بہت بڑی زیادتی ہے تم محروم رہو گی اصلیت سے برکت سے۔** تمہیں راستہ نہیں ملنا۔ تم میری یہ وصیت نوٹ کر واس کتاب کا مطالعہ ضرور کرو۔ میں نے اوائل میں جب بیعت ہوئے میرے تین سے چار سال گزرے تھے شائد دو سال جب حضرت صاحب کیساتھ میری صحبت زیادہ ہوگئی ہے یہ کتاب آپ سے ہی میں اجازت لے کے لے گیا تھا شرط یہ لگائی تھی کہ مجھے واپس کرنی ہے کیونکہ آپ کے پاس سے جو کتاب جاتی تھی واپس نہیں آتی تھی کہتے ہیں واپس کر دیجیے گا تو خیر الحمداللہ میں نے واپس بھی کی۔

تو مجھے یاد ہے میں نے اوائل میں اس کو پڑھا اور میرے پاس ایک مارکر ہوتا تھا اس وقت ہائی لائٹر نہیں ہوتے تھے مارکر ایک ہوتا تھا تو میں اس سے سے نشان لگتا رہا شروع میں لگتا رہا بعد میں خیال آیا کہ یہ تو حضرت صاحب کی کتاب ہے پھر میں نے کچی پنسل سے نشان لگانے شروع کر دیئے کہ بعد میں مٹا دوں گا لیکن وہ بھی آپ نے دیکھ لیے اس پر بھی انہوں نے مجھے کہا بھی کہ یہ کیا کر دیا آپ نے مارکر سے پانچ دس صفحے آپ نے کالے کر دیئے تو خیر آگے وہ نہیں تھے باقی میں نے نشان مٹا دیے تھے نشان لگا لگا کے پڑھا میں نے اسے کہ یہاں سے یہاں تک کیا بات ہوئی ہے حضرت یہ بتائیے گا یہ کیا لکھا ہوا ہے یہاں سے یہاں تک کیا بات ہوئی ہے اس طرح ہفتے میں دو دن تین دن بعد سوال پوچھ لیتا حضرت صاحب بڑی خوشی سے مجھے جواب دیتے تھے کیونکہ آپ نے حضرت ابوالبیانؒ سے لفظ بہ لفظ درس لیا ہوا ہے حضرت ابوالبیانؒ نے بیس سال کشف المحجوب پڑھائی ہے روزانہ عشاء کے بعد بیس سال سے عشاء کے بعد آدھے گھنٹے کا درس دیا کرتے تھے چھوٹا سا مختصر ہوتا تھا لیکن بیس سال آپ نے سبقن سبقن کشف المحجوب پڑھائی ہے۔

آپ فرماتے میں اس میں شامل ہوا تو لہذا آپ نے پڑھا ہوا تھا کہ اس کا جواب اس صفحے پہ ہے اللہ توفیق دے آپ کو (انشاءاللہ) میں نے آج دوبارہ کھولا ہے تو مجھے آج یوں لگا ہے میں اپنی کیفیت بتاؤں ویسے تو میں نے ایک ایک بات کو بڑی تفسیر سے پڑھا ہوا تھا لیکن جب اب پڑھا ہے تو مجھے اک نئی دنیا نظر آئی ہے اس میں کیونکہ اب دل کی حالت اور ہے اس وقت دل کی کیفیت اور ہے اس وقت حالات اور ہیں معاملات بدل چکے ہیں اس وقت ہم مریدی میں تھے اب شیخیت بھی شامل ہے اب اور بہت سی ذمہ داریاں ہیں اب اور انداز ہے اب یہ کتاب مجھے الگ انداز سے گائیڈ کر رہی ہے تب مرید تھا تب اس طرح گائیڈ کرتی تھی جیسے اس میں فرمایا

**کہ میری کتاب اگر کسی کا کوئی پیر نہیں ہے وہ یہ پڑھ لے یہ کتاب پیر کی طرح کام کرے گی جس طرح پیر کام کرتا تمہاری رہنمائی کرتا تمہارے لیے آگے چلتا ہے گائیڈ کرتا** ہے ایسے ہی میری کتاب تمہاری گائیڈ ہو جائے گی اگر تم اسے پڑھو اگر تمہارا پیر نہیں ہے اس وقت تو مریدی کی طرح تھی اب حالات اور ہیں میں سوچ رہا تھا کیسی عظیم کتاب ہے آج بھی اور پھر مجھے یاد آیا حضرت معین الدّین چشتی اجمیریؒ کا جملہ:

**گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل کاملا نا راہنما**

آپ گنج بخشؒ ہیں فیض عالم ہیں مظہر نور خدا۔ اللہ کے نور کے آپ مظہر ہیں اگر اللہ کی روشنی آپ کو دیکھنی ہے تو داتا صاحب کو دیکھ لو۔ یہ کون کہہ رہا ہے معین الدّین اجمیریؒ چالیس دن تک جب آپ کے در دولت پر حاضری دے کر جانے لگے تو یہ جملہ کہہ کر گئے تھے تو کسی نے سن لیا تھا تو آج تک آپ کے دربار پر یہ جملہ لکھا ہوا۔

## ناقصاں را پیر کامل کاملا نا راہنما

جتنے دنیا میں ناقص ہیں نقص والے لوگ ہیں جن کے اندر نقص ہے پیر کامل یہ شخص ان کا (پیر کامل) کامل پیر ہے انہیں کامل کر دے گا مکمل کر دے گا تیرے اندر اگر نقص ہے تیرے اندر آجا داتا صاحب کے پاس وہ تجھے مکمل کر دیں گے (کامل آراء راہنما) جو پہلے ہی کامل ہے جو نیک ہیں بڑے ہیں بزرگ ہیں ان کو بھی راہنمائی دینے والا میرا یہ بزرگ ہے کامل آرا راہنما جو کامل ہیں ان کو بھی راہنمائی دیتے ہیں تو میں سوچ رہا تھا کہ نقص والے اندر ہی ہیں ہم بھی۔ اگر بالفرض اللہ نے تمہیں تھوڑی توفیق دی ہوئی ہے تو پھر کامل آرا راہنما۔ کتاب یہ تیری ضرور راہنمائی کرے گی تو چاہے مرید ہے یا پیر ہے تو لہذا برکت اسی میں ہے اللہ آپ کو توفیق دے آمین

اس کوخرید واس کو پڑھواس کا مطالعہ کرو بہت ساری الجھنوں سے نکل جاؤ گی بہت سارے مسائل تمہارے حل ہو جائے گے چھوڑ دو اپنی طرف سے یہ ہونا وہ ہونا یہ کتاب پڑھو تمہارے اندر کے سارے کے سارے سوالوں کے جواب اس کتاب میں درج ہیں قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے مراقع ہے اور مکتوبات شریف تو مجدد پاکؒ نے کئی عرصے بعد لکھی ہے یہ ایک کتاب اس پورے مکتوبات شریف کا خلاصہ ہے جو آپ کے 578 مکتوب ہیں ان کو ایک طرف رکھے کشف المحجوب کو ایک طرف رکھیں یہ ایک کتاب ان 578 مکتوب کا خلاصہ ہے کہا پا578 مکتوب شریف ابھی ہم 33 مکتوب پہ پہنچے ہیں۔

**حضرت جنید بغدادیؒ آپ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ کی عمر کتنی ہے تو فرمایا چار سال کہا کہ حضور آپ کی تو سفید داڑھی ہے چار سال عمر ہے فرمایا چار سال ہوئے ہیں مجھے اب سمجھ آئی ہے صحیح** اس سے پہلے جاہلیت کی عمر میں گنتا ہی نہیں نہیں سمجھ آئی ابھی شائد تم پیدا بھی نہیں ہوئی اس لیے کے تم نے ان چیزوں کو جانا ہی نہیں۔ آپ فرماتے ہیں جب سے مجھے اللہ کی معرفت نصیب ہوئی ہے تب سے اب تک میری عمر چار سال ہے **اللہ کی معرفت کو مجھے چار سال ہوئے ہیں** لہذا میری عمر چار سال ہے اس سے پہلے تو جانور تھا بایزید تو نہیں تھا پہلے میں جانور تھا اب انسان بنا ہوں جب سے اللہ کی معرفت نصیب ہوئی ہے تمہاری زندگی شروع ہوگی اس کتاب سے۔ یہ معرفت کا خزانہ ہے مجھے صبح سے بڑا آپ نے یہ اللہ کا کرم ہے اللہ آپکی قبر پہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے (آمین) میری آواز سن رہے ہیں آپ بھی مسکرا رہے ہیں خوش ہو رہے ہیں اللہ والوں کو یہ طاقت اللہ نے دی ہے فرشتے پہنچاتے ہیں اللہ آپ کو اور برکت دے اور آپ اسی طرح ہم سے کام لیتے رہے ہم آپ کے حکم پر حاضر ہیں آپ بس اشارہ کر دیا کریں جو آپ چاہتے ہیں ہم حاضر ہیں۔

صبح سے دو چار بار ہوا تھا کہ آپ کی کتاب سے گفتگو آپ کے سامنے رکھنے لگا ہوں۔ یہ آپ کی کتاب ہے جس میں صحبت کا بیان کے موضوع سے آپ نے لکھا ہے صحبت کے حوالے سے کافی گفتگو لکھی ہے میں چند باتیں پیش کرتا ہوں اللہ ہمیں سمجھنے کی سعادت عطاء فرمائے (آمین) ارشاد فرمایا

**حضورﷺ نے فرمایا:**

**''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے'' (احادیث)**

ل ہذا ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ وہ کس سے دوستی کرتا ہے کی جو تمہارے دوست کا دین ہے تمہاری دوستی جس سے ہے اس کا دین نماز، روزہ، حج، زکوۃ، جو طریقہ تمہارے یار کا ہے پس وہی تمہارا دین ہے اپنے آپ کے دین کو دیکھنا چاہتے ہو کہ تم کیسے ہو تو کسی سے نا پوچھو اپنے آپ کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے یار کو دیکھ لو اپنے دوست کو دیکھ لو۔ **حضورﷺ فرمار ہے ہیں کہا اپنے دوست کو دیکھ لو تمہیں پتہ چل جائے گا کہ تم کون ہو؟ ایک تو یہ بیان کیا کے صحبت کتنی ضروری ہے جس صحبت کو تم پیار کر رہے ہو جس کے ساتھ تم بیٹھ رہے ہو** صحبت اختیار کر رہے ہو جس کیساتھ تمہارا وقت گزر رہا ہے وہ شخص کیسا ہے؟ اب وہ شخص جس کی صحبت تم لے رہے ہو وہ بظاہر ایک انسان بھی ہوسکتا وہ ٹی وی بھی ہوسکتا، وہ انٹرنیٹ بھی ہوسکتا، وہ موبائل بھی ہوسکتا، تو جس کیساتھ تمہاری دوستی جس کے ساتھ بھی تمہارا دل لگا ہوا ہے جڑا ہوا ہے کیا وہ تمہارا موبائل ہے (قیامت سے پہلے قیامت کس کو کہتے ہیں موبائل گم ہو جانا) تو یہ بات قیامت تک چلی گئی کہ لوگ اس کیساتھ کس قدر رجڑ گئے تمہارا دل اتنا جڑ گیا کہ یہ تمہارا دوست بن گیا، اسی طرح انٹرنیٹ کا استعمال کس لیول پر ہے اور کیا استعمال کر رہے ہیں آپ ہی تمہارا دین ہے اور پھر اس کے بعد آپ جب کسی شخص کے ساتھ بیٹھتے ہیں کوئی زندہ شخص ہے کوئی پیر ہے، شوہر ہے، باپ ہے، بہن ہے، بھائی ہے، دوست ہے عزیز ہے۔ جن کے ساتھ تمہارا دل لگا ہوا ہے دوست کون ہوتا ہے؟ جس کے ساتھ دل لگا ہو وہی دوست ہوتا ہے تو حضورﷺ فرمار ہے ہیں انسان اپنے دوست کے دین پر ہے **تمہارا دین وہی ہے جو تمہارے دوست ہیں اب اس بات کو داتا صاحب آگے کھولنے لگے ہیں اور آپ پھر اس صحبت کو بیان کرنے لگے ہیں کہ یہ کتنی بڑی چیز ہے۔**

اس بات سے ثابت ہوا کہ اگر ایک شخص کی صحبت نیکوں کے ساتھ ہے لیکن خود وہ شخص برا ہے تو **داتا صاحبؒ فرماتے ہیں**

**کہ صحبت اگر نیکوں کے ساتھ ہے لیکن خود برا ہے تو آخر میں اس کا انجام نیکوں کے ساتھ ہی کیا جائے گا کیونکہ اٹھتا بیٹھتا نیکوں کے ساتھ ہے** اچھا دوسری طرف فرماتے ہیں کے گر خود نیک ہے لیکن اس کی صحبت کسی بُرے لوگوں کے ساتھ ہے اچھا ہے نمازی ہے اس کی سوچ اچھی ہے صحبت اچھی ہے معاملہ ٹھیک ہے لیکن وہ اپنا زیادہ وقت برے لوگوں کے ساتھ گزارتا ہے تو حضرت داتا صاحبؒ فرماتے ہیں اس کا انجام بُروں کے ساتھ کیا جائے گا کیونکہ اس کا وقت زیادہ بروں کے ساتھ گزرا ہے یہ **بہت ضروری بات ہے کہا آپ جس طرح کا وقت زیادہ گزارتے ہیں وہی آپ کا انجام ہے جس طرح کا وقت زیادہ گزر رہا وہی آخیر ہے۔**

ایک شخص کو دیکھا کسی اللہ والے نے تو وہ کعبہ شریف کے ساتھ دعا مانگ رہا تھا اور دعا کیا مانگ رہا تھا

کہا اے اللہ میرے دوستوں کو نیک کر دے اے اللہ میرے دوستوں کو نیک کر دے اے اللہ میرے دوستوں کو نیک کر دے کہا عجیب آدمی ہے کعبے کے ساتھ لگ کے دوستوں کے لیے دعا مانگ رہا اپنے لیے دعا کرو، تمہاری اپنی زندگی ہے تمہارے اپنے معاملات ہیں تمہارے اپنا سب کچھ ہے تم دوستوں کے لیے مانگ رہے ہو اس نے کہا کہ مجھے پتہ جب واپس جاؤں گا جن کے پاس بیٹھنا وہ میرے دوست ہیں اگر وہ اچھے ہوں گے تو میں بھی اچھا ہو جاؤں گا اگر وہ نیک ہو گے تو میں بھی نیک ہو جاؤں گا۔ اور اگر وہ بُرے ہوئے تو میں جتنی مرضی دعائیں مانگ لوں اچھے کام کر لوں تو جب واپس جاؤں گا تو چونکہ وہ برے ہو گے لہذا اس لیے ان کے لیے دعائے مانگ رہا ہوں کہ مولا انہیں نیک کر دے اے اللہ میری یاری اچھی کر دے۔

لہذا یہ بہت بڑی سعادت ہے انسان نیکوں کی صحبت میں بیٹھے۔ نیکوں کا رسیّاں رہے نیکوں کا شوقین ہو جائے اس کے اندر نیکیوں کا شوق پیدا ہو آپ دیکھیں کتنی بڑی چیز ہے میں اک مثال دینے لگا ہوں کی جب آپ کسی کی صحبت میں بیٹھتے ہو تو اس کا کتنا بڑا اثر ہوتا ہے؟ آپ نے ایک طوطا دیکھا جو بظاہر ایک پرندہ ہے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ وہ انسان کی زبان سیکھ سکے اس کی اپنی ایک زبان ہے وہ ٹیں ٹیں کرتا ہے لیکن جب وہ کسی انسان کی صحبت میں مسلسل رہتا ہے تو اس جیسی بولی سیکھ جاتا ہے حالانکہ وہ طوطا ہے لیکن صحبت کتنا اثر رکھتی ہے کہ یہ اس طوطے کو بدل دیتی ہے اس کے الفاظ بدل جاتے ہیں اس کی ٹیں ٹیں باقاعدہ لفظوں میں بدل جاتی ہے جو کہ وہ کبھی نہیں بول سکتا لیکن مسلسل صحبت سے انسان کی طوطے کی بولی بدل گئی۔

اسی طرح ایک گھوڑا جو کسی صورت بھی اپنے اوپر کسی کو بیٹھنے نہیں دیتا اس ایک انسان کی صحبت دینا شروع کر دو وہ ساتھ ساتھ رہے اس کے آہستہ آہستہ ملتا رہے ملتا رہے وہ گھوڑا ابھی اس کے کہنے پر چلنا شروع کر دیتا ہے حلانکہ جانور ہے انسان تو ہے ہی نہیں اور اس کی کوئی ایسی خصلت نہیں ادب وآداب والی لیکن وہ گھوڑا ابھی اس کے کہنے کے مطابق ہو جائے گا کیونکہ صحبت مسلسل مل رہی ہے وہ بھی وہ بھی ویسے ہی ہو جائے گا اور اپنے مالک کے حکم پر جب چاہو اس کی ٹانگیں اٹھوا لو جب چاہو اس کو فلاں جگہ موڑ لو وہ مڑے گا اُدھر کیونکہ وہ ایک انسان کی صحبت میں بیٹھ رہا ہے۔ بالکل اِسی طرح یہ ساری مثالیں آپ کے سامنے رکھی ہیں کہ **یہ کہنا کہ صحبت سے ہوتا کچھ نہیں تو یہ فضول بات ہے یہ ممکن ہی نہیں**۔ بالکل اسی طرح ایک فضول نکما انسان اس کو آپ کسی کامل کے پاس بیٹھانا شروع کر دیں وہ مسلسل بیٹھتا جائے بیٹھتا جائے بیٹھتا جائے تو ضرور اس کامل جیسی خصوصیات اس کے اندر آتی ہیں میں اکثر بچوں کو یونیورسٹی میں کہا کرتا ہوں کہ بیٹیوں یہاں سے لوگ کامیاب ہو کر کیوں جاتے ہیں یہاں سے باہر جاتے ہیں کامیاب ہو جاتے ہیں کیا وجہ ہے؟؟ کیا مطلب یہاں کیا کوئی جادوگر ہیں؟ کیا مطلب یہاں اندر ہم فیکٹری لگا کے بیٹھے ہیں کہ جس پر ہم بچوں کو دھو دھا کے کامیابی کی طرف لے کے جاتے ہیں نہیں ایسا نہیں ہے بات یہ ہے اصل میں تم لوگ ہمیں مسلسل دیکھ رہے ہوتے ہو ایک ٹیچر آتا ہے اکنامکس میں بیسٹ، دوسرا آتا مارکیٹنگ میں بیسٹ، تیسرا آتا انگلش میں یکتا، چوتھا آتا ریاضی میں آخیر، پانچواں آتا اردو میں حرفِ آخر، پھر چھٹا آتا آئی ٹی میں آخری نام۔ یہ سارے لوگ جب تمہیں روز روز ملتے ملتے یہ اپنی خوبیاں تمہارے اندر ڈال دیتے ہیں یہ اپنی خصوصیات تمہارے اندر انجکیٹ کر دیتے ہیں انجکشن کی طرح یہ لوگ تیرے اندر ڈال دیتے ہیں جو ان کے اندر ہوتا ہے لہذا تم بھی جب یہاں سے نکلتے ہو تم بھی انہی کی طرح ہی کام کرتے ہو بار بار بتیس لیکچرز چار مہینوں میں نے تمہیں دینے ہیں 32 لیکچر ایک اور ٹیچر نے دینے ہیں بتیس لیکچر کسی اور ٹیچر نے دینے ہوتے ہیں تو اس طرح اگر پانچ ٹیچر آئے تو ٹوٹل ایک سو ساٹھ لیکچرز یعنی ایک سو ساٹھ بار گھنٹہ گھنٹہ تم نے ان کو دیکھنا ہوتا ہے اگر ٹیچر سامنے ہے تو نظر ادھر اُدھر تو نہیں ہو سکتی نظر اسی پہ پڑے گی مسلسل ایک سو ساٹھ گھنٹہ تم نے اس شخص کو دیکھنا ہے جو کامیاب آدمی ہے اس نظر کی وجہ سے دیکھنے کی وجہ سے اس کی خصوصیات تمہارے اندر آ جاتی ہیں تم چاہو یا نا چاہو کامیاب ہو جاؤ گے اس لیے کہ تمہاری نظر اس پہ روزانہ پڑتی ہے۔ **صحابہ کیوں کامیاب تھے؟؟؟**

جن کی نظر سیّد عالم ﷺ پر پڑتی ہو جن کی نظر **و الضحیٰ** ﷺ کے چہرے پر پڑتی ہو جن کی نظر آمنہؓ کے لال پر پڑتی ہو، ختم المرسلین پر پڑتی ہو ختم انبیا پر پڑتی ہو اتنی خصوصیات آقا ﷺ میں، آپ سید انبیا سیّد المرسلین ﷺ ہیں رحمت العالمین ﷺ ہیں کامل البشر محبوب خداؐ ہیں یہ ساری خوبیاں آپ کے اند ہیں جس پہ نظر بار بار پڑتی تھی اس کی خوبیوں کا ذرہ اندازہ لگائے۔ وہ بھی رحمت بن گیا، وہ بھی کامل بن گیا، وہ بھی اللہ کا محبوب بن گیا کیونکہ صحبت بدل دیتی ہے بلکل یہی راز ہے جو آپ اپنی کتاب میں لکھ رہے ہیں **جس قسم کی تم صحبت میں آؤ گے اسی طرح کی اللہ تمہیں برکت دے گا۔**

## خوبصورت بات

آپ فرماتے ہیں اسی لیے تمام مشائخ جتنے بھی اللہ والے آئے اور حضورﷺ سے لیکر قیامت تک کے لیے آئیں گے اور جتنے بھی آئیں ہیں آچکے ہیں وہ سب سے زیادہ زور صحبت پہ دیتے تھے بیٹا آیا کرو آیا کرو، آیا کرو، آیا کرو، حضور کیا مطلب ہماری اتنی ضرورت ہے نہیں بیٹا اس کے بغیر بات بنتی نہیں۔ آیا کرو، آجایا کرو لڑ کر آیا کرو، طعنے سن لیا کرو بس تم آجایا کرو وہ سب سے زیادہ زور اس پہ دیتے ہیں کے بس رابطہ نہ چھوڑ و آتے رہا کرو نظر آیا کرو ہمیں نہ چھوڑ و ہمیں آ کے دیکھتے رہا کرو پوچھا حضور اس سے کیا ہوگا؟ فرمایا آجایا کرو اگر ہماری باتیں نہ بھی سمجھ آئے تو ہمارے چہرے کو دیکھ کے تم ساری برکت لے جایا کرو گے، چہرہ دیکھ کے برکت لے جاؤ گے ہمارا چہرہ دیکھنے سے برکت لے جاؤ گے۔ فرمایا کثیر مشائخ سب مشائخ نے اس پہ بہت زور دیا ہے صحبت پہ اس لیے جایا کرو بیٹھا کرو مسلسل آیا کرو۔ **سب سے بڑی صحبت رہی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیقؓ کی زیادہ حضورﷺ کے قریب رہے کوئی مقابل نہیں آپ کے**، اس کے بعد صحبت لی حضرت عمرؓ نے کوئی مقابل نہیں، پھر صحبت لی عثمان غنیؓ نے کوئی مقابل نہیں۔

لہذا یہ **اصول آپ فرمارہے ہیں کہ سب بزرگوں نے اپنے ہراک مرید کو یہ وصیت کی ہے کہ بیٹے صحبت نہ چھوڑنا۔**

بلکہ آگے آپ لکھ رہے ہیں کہ اگر بلفرض اک مرید سے کبیرہ سے بھی کبیرہ گناہ ہو جائے مثال دیتے ہیں قتل بھی ہو جائے یعنی اتنا بڑا گناہ کر دیا قتل کر آیا کسی کو فرمایا تو بھی اپنے شیخ کی صحبت نہ چھوڑے حضور مجھے پتہ ہے بچت اِدھر سے ہی ہونی ہے۔ پچھلے دنوں ایک بچی کا فون آیا پریشان تھی دعا کیجیے حضور یہ ہو گیا میں نے کہا کہ بیٹے اصل میں مسئلہ یہ نہیں ہے اصل میں یہ جو صحبت ہے نہ اس کے سوا کچھ بن نہیں سکتا میں کچھ کر نہیں سکتا میری صرف دعا کی حد تک ہے آگے اللہ فرماتا کے جب یہ صحبت میں بیٹھے گی تو برکت پائے گی اس سے آگے نہیں جاسکتی ہماری دعا میں نے کہا کے بیٹا میں تمہیں اک مثال دیتا ہوں اللہ تمہیں دن میں پانچ بار اپنی صحبت کا موقع دیتا ہے دیتا ہے کہ نہیں دیتا مصلّہ بچھوا تا ہے آؤ میرے پاس پانچ بار تمہارا خدا بھی کہتا کے میری صحبت میں آؤ پہلے میرے پاس آؤ اس کے بعد دعا مانگنا کہا جب رب صحبت کے بغیر نہیں دے سکتا تو بیٔ میں کیا کر سکتا ہوں میں کچھ نہیں دے سکتا جب تک تم صحبت میں آتے نہیں بیٹھتے نہیں میں کچھ نہیں دے سکتا لہذا اس پہ پوری مدافعت اللہ توفیق دے (آمین)۔

اس کے بعد ایک اور بڑی خوبصورت بات بیان فرمائی آپ فرماتے ہیں کہ:

**آقاﷺ نے ارشاد فرمایا:**

شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ ہوتا ہے اور جب وہ دو ہو جائیں تو وہ دور ہو جاتا ہے دور ہو جائے گا بھاگ جائے گا جب تم اکٹھے ہو جاؤ گے جب صحبت میں جاؤ گے دو لوگوں کے ساتھ جب مل جاؤ گے اللہ تمہیں برکت دے گا۔

**آگے ارشاد فرمایا:**

**جب تم میں دو تین لوگ راز کی باتیں کرتے ہیں** سنو بات یہ حدیث کبھی پڑھی نہیں ہے **یہ حدیث داتا صاحب کی کتاب سے ملی ہے**

جب تم میں دو تین لوگ راز کی باتیں کرتے ہیں تو تم میں چوتھا خدا ہوتا ہے مطلب جب تم صحبت اختیار کرتے ہو تو چوتھا خدا ہو تا صحبت لوگوں میں بیٹھو، اکیلے نا رہو جس دن تم ایسا محسوس کرو کہ میں اکیلا رہنا پسند کر رہی ہوں تو سمجھ لو کہ تمہارا زوال شروع ہو گیا **اکیلے رہنے کا کوئی تصور نہیں ہے** اسلام میں، تصور ہی کوئی نہیں رابطہ تسلّی سے محبت سے پیار سے رکھو فرمایا دو تین مل جاؤ چوتھا میں ہوں (سبحان اللہ)

**لہذا اپنے شیخ کی صحبت سے اختلاف کرنا کسی بھی مرید کے لیے اس سے بڑی کوئی آفت نہیں اس سے بڑی کوئی مصیبت نہیں۔** پچھلے دنوں ہمارا ایک بچہ تھا بڑی مشکل، پریشانی میں تھا آ گیا عدالتوں کے چکر میں شدید پریشانی میں آ گیا آ کے کہنے لگا حضور فلاں جگہ پہ یہ مسئلہ بن گیا بڑی مصیبت آ گئی ہے تو میں نے اس سے کہا کہ بیٹے یہ تو کوئی مصیبت نہیں تم اس سے پہلے ہی بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہو کہنے لگا وہ کونسی اس سے پہلے تو مجھ پہ ایسی کوئی مصیبت نہیں تھی تبھی نے کہا کہ تمہیں میرے پاس آئے ہوئے سات مہینے ہو گئے ہیں تم اس سے بڑی مصیبت میں پہلے ہی مبتلا تھے تمہیں پتہ ہی نہیں تھا یہ تو کچھ نہیں ہے ابھی دعا ہو گی دو چار لوگ ملے گے نکل جائے گی ختم ہو جائے گی لیکن وہ جو مصیبت میں تم مبتلا ہو وہ بہت بڑی ہے۔

**حضرت داتا صاحب فرمار ہیں کسی مرید کے لیے سب سے بڑی مصیبت اکیلے رہنا ہے بہت بڑی مصیبت کے اندر ہو کہتا میں اکیلا ہوں ٹھیک ہوں** بیٔ ٹھیک کیسے ہے تو، تجھے شیطان کھلا رہا شیطان کی انگلیوں پہ کھیل رہا توں ہاں جس دن جائے گا بیٹھے گا اسی دن ساری پریشانیاں دور ہو جائے گی۔ اس لیے یہ قطعاً کسی صورت بھی روا نہیں آپ فرمارہے

ہیں کہ کسی مرید کے لیے اکیلے رہنے سے بڑی اور کوئی بڑی مصیبت نہیں **(اس بات کو سینے پہ نقش کر لے )**

حضرت جنید بغدادیؒ کا ایک مرید تھا وہ بھی درس سننے آیا کرتا بیٹھا کرتا آپ کے ساتھ بڑی محبت تھی بعض مرید ہوتے ہیں ان کے ساتھ محبت ہوتی ہے

پیار ہوتا اب کیا ہے جب تھوڑا سا بڑا ہوا محبت زیادہ ہوگئی حضور نے کچھ اجازتیں بھی دیں حضرت جنید بغدادیؒ طائف اولیاء کہلاتے تھے آپ بڑی اعلیٰ برکت اعلیٰ ہستی ہیں کچھ دن نہ آیا ہفتہ مہینہ گزر گیا آپ نے پوچھا وہ کہاں ہے نہیں آتا بتایا گیا کے **حضور وہ تو بڑا پیر بن گیا** اب وہ کہتا کہ میں خود کافی ہوں لہذا اس لیے وہ نہیں آتا اور اس نے اعلان کر دیا کے مجھے حضرت صاحب سے سب کچھ مل گیا اب مجھے مزید کسی شے کی ضرورت بھی نہیں ہے اس لیے میں اپنا سلسلہ خود چلا رہا ہوں اس پہ آپ نے خاص اظہار نہیں کیا کیونکہ بزرگوں کو پرواہ کسی کی بھی نہیں ہوتی وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتے کیونکہ صمدّ اللہ کی ذات ہے بے نیاز۔ لہذا اسی طرح جب اللہ کا ذکر اس حد تک کرتے ہیں کہ یہ بھی صمد ہو جاتے ہیں بے نیاز ہو جاتے ہیں کسی شے کی کوئی پرواہ نہیں آپ نے کوئی خاص اظہار نہیں کیا کہا حضور آپ پریشان نہیں ہوئے وہ تو بہت بڑا ہمارا ساتھی تھا یہ کہاں چلا گیا

آپ نے فرمایا اچھا چلو تمہارے لیے بڑی فکر ہے اس کی تو جب تم لوگ **اس کے پاس جاؤ تو اسے کہنا کہ حضرت صاحب فرما رہے تھے کے جہاں تم جاتے ہو محفل کرتے ہو بڑی عزت پاتے ہو کہتے ہو کہ راتوں میں جنت میں لے جایا جاتا ہوں جنت کے میوے کھاتے ہو تو جب جاؤ جنت میں تو وہاں جا کے زرہ** لاَحَولَ وَلاَ قُوَّۃَ پڑھ لینا تمہارے لیے کہہ رہا ہوں ویسے مجھے حاجت نہیں ہے تم اس کے پیر بھائی ہو فکر مند ہو رہے ہو چلو اس کو جا کے کہہ دینا تو خیر انہیں پیغام پہنچ گیا انہوں نے کہا کے جی ٹھیک ہے خیر اس کو جب جنت کے نظارے جب ہوتے چونکہ اندر سے اپنے شیخ کے لیے بغض تھا اپنے شیخ کے ساتھ معاملہ خراب تھا اس لیے وہ نہیں پڑھتا تھا **لا حو ل و لا قو ۃ** نہیں پڑھتا تھا ایک دن اسے خیال آ گیا کے میں چیک تو کروں شیخ نے کہا تھا پڑھنا دل میں خیال آ گیا شیخ کی توجہ شامل تھی تو جب اس نے پڑھا تو اک دم جتنے لوگ تھے جنت میں وہ سب چیخیں مارتے ہوئے بھاگ گئے سب بھاگ گئے چیخیں مارتے ہوئے اور اپنے آپ کو ایک گندے کچڑے کے اوپر اپنے آپ کو دیکھا ارد گرد مردہ بکریاں ان کے گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے اور بوسیدہ ہڈیاں پڑی ہوئی تھی اور گند سارا اس کے اوپر لیٹا ہوا تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور مجھے معاف کیجیے یہ میں نے کیا دیکھا ہے آپ نے فرمایا بیٹا یہ تمہارا اپنا غرور تھا تمہارا اپنا ہی تکبر تھا اور اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا میں تو نے تو پہلی نظر سے ہی دیکھ لیا تھا کے تم ابھی اس لائق ہی نہیں ہوئے جو تم کر رہے تھے کسی صورت بھی صحبت سے اعتراف نہیں کیا جا سکتا کسی صورت بھی اعتراف نہیں ہے لہذا ہر صورت میں شیخ کی صحبت اختیار کی جائے گی (انشاءاللہ)۔

اس کے بعد آپ ایک اور بڑی خوبصورت بات لکھتے ہیں:

**آپ فرماتے ہیں**

**کہ اپنے بزرگوں کی صحبت لینی کیسے ہے؟ یہ تو پہلے کہا کہ اہمیت کتنی ہے یہ کیا بیان ہوا بولو؟** اہمیت یہ اہمیت بیان ہوگئی کہ یہ صحبت ان لوگوں کی کتنی بڑی چیز ہے اس کے بعد آپ بیان کر رہے ہیں کے کس طرح لینی ہے اس کے لیے آپ بڑی خوبصورت بات کتاب سے لکھتے ہیں:

آپ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ اللہ والے جو ہیں کوفہ سے مکہ مکرمہ کی طرف جا رہے تھے تو راستے میں حضرت ابراہیم خواصؒ ان سے ملاقات ہوگئی بڑے اللہ والے ہیں یہ ان سے کہنے لگے کہ حضرت مجھے اپنی صحبت میں رکھ لے آپ بھی مکہ جا رہے ہیں میں بھی مکہ جا رہا ہوں تو آپ کے ساتھ مجھے بھی سعادت مل جائے گی بزرگوں کی صحبت بڑی چیز ہوتی ہے تو لہذا مجھے ساتھ رکھ لے حضرت ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ بیٹا پھر یہ ہے کہ بیٹا سفر میں ایک امیر ہوتا اور ایک فرمانبردار ہوتا تم کیا بننا پسند کرو گے سفر میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو تو لہذا کیا بننا چاہتے ہو امیر یا فرمانبردار اس نے کہا حضور یہ کیسے ہو سکتا میں فرمانبردار ہی بنوں گا امیر آپ ہی ہیں کہا جی ٹھیک ہے اگر مجھے امیر بناتے ہو تو پھر میرے حکموں سے باہر نہیں جاؤ گے کہا ہو ہی نہیں سکتا اسی لیے تو صحبت لے رہا ہوں کہ آپکے حکم سے باہر نا جاؤں کہتے ٹھیک ہے راستہ شروع ہوا تو راستے بڑی شدید بارش شروع ہوگئی بارش اتنی تیز تھی کے درختوں کے نیچے بھی جگہ نا رہی اتنا تیز پانی برس رہا

تھا حضرت نے اپنی پگڑی اتاری اور اسے کہا کہ تم نیچے بیٹھ جاؤ اور وہ اپنی پگڑی، رومال اس کے سر پہ باندھ دیا (سبحان اللہ)

کہا حضور یہ آپ کیا کر رہے ہیں میں خادم فرمانبردار مجھے حکم دیں کہا نہیں میرا حکم ہے تم بیٹھو اور تم نے کہا ہے کہ میرے حکم سے باہر نہیں جاؤ گے کہا جی حضور ٹھیک ہے بیٹھا رہا اور حضور ساری رات اس کے اوپر چادر لیے کھڑے رہے حتیٰ کے صبح ہوگئی خیر تھوڑا آگے نکلے تو ایک جگہ کھانا بانٹ رہا تھا کھانا لوگ بانٹ رہے تھے تو بڑی خوشی ہوئی کہ جلدی سے لنگر لے

کے آتا ہوں کہا بیٹھو خود جا کے کھانا لیکر آئے کہا حضرت میں خادم فرمانبردار کہا نہیں تم نے پہلے کیوں کہا تھا؟ کہا بیٹھ جاؤ خود جا کے قطار میں کھڑے رہے اتنی دھوپ میں آپ کھڑے رہے خادم کو درخت کے نیچے بیٹھایا ہوا ہے جا کے جب لنگر لائے تو کہلایا کے پہلے تم کھاؤ کہا نہیں حضور پہلے آپ کھائے جو بچ جائے گا تو وہ میں کھالوں گا کہا نہیں پہلے تم کھاؤ یہ میرا حکم ہے میرے حکم سے باہر نہی جانا تم نے مجھ سے وعدہ کیا کہا جی حضور کھانا کھالیا اور جو تھوڑا سا بچ گیا وہ حضور نے کھالیا کہتے مجھے سمجھ آگیا کہ کیا کر رہے ہیں کہا کہ جب میں مکہ میں پہنچا تو میں بھاگ گیا میں نے کہا ناں ناں میں آپ کی صحبت میں نہیں رہ سکتا اجازت دے میں بھاگ گیا اور منا میں جب پہنچا تو وہاں مجھے حضرت ابراہیمؒ دوبارہ مل گئے جب ان کو دیکھا تو سلام کیا انہوں نے کہا کہ بیٹا تم جب بھی اللہ والوں کی صحبت میں جاؤ تو ایسے ہی ان کی خدمت کرنا (سبحان اللہ) میں نے تمہیں خدمت سکھائی ہے جس طرح میں نے تیری خدمت کی اسی طرح تم بھی کرنا تو یہ ہے کہ جا کے کرنی کیسے ہے انداز کیا ہوگا وہاں کیا ہور ہا مرید صاحب پنگے کے نیچے بیٹھ گئے ہے آرام سے موج کر رہے ہیں ٹائم دیکھ رہے ہیں ٹائم بہت ہو گیا لیٹ بہت ہو گیا تو یہ فضول ہے نکمہ آدمی ہے اٹھ کے چلا جائے یہاں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اللہ والوں کے ساتھ تجھے کیا پتہ ہوا اللہ والوں کی عزت و برکت کا۔ داتا صاحب فرمارہے ہیں کہانہوں نے طریقہ سیکھا دیا کہ شیخ کے پاس بزرگوں کے پاس جا کے کرنا کیا ہے لہذا اس پہ آپ نے ایک خوبصورت مثال دی ہے

آپ فرماتے ہیں میں نے جو بات کی ہے یہ اس لیے کی ہے کہ **حضرت مالک بن انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت دس سال تک کی ہے خدا کی قسم حضورؐ نے مجھے اف تک نہیں کہا، دس سالوں میں کبھی مجھے نہیں ڈانٹا اِدھر اصلاح کر دی مریدوں کی اور اُدھر اصلاح کر دی پیر کی** (سبحان اللہ)

کیا خوبصورت انداز ہے مریدوں کی بھی اصلاح کر دی اور ادھر پیروں کی بھی اصلاح کر دی کہا دس سالوں میں حضور نے مجھے اف تک نہیں کہا اتنے اتنے برتن توڑے لیٹ آیا اتنی غلطیاں کیں حضور نے کبھی نہیں ڈانٹا نیچے لکھا کے پیر کو یہ کرنا ہے پیر کا یہ انداز ہو کہ کبھی اپنے بچے کو ڈانٹے نہیں کبھی ان کے ساتھ سخت رویہ نا اختیار کرے صحبت کا حق دونوں ادا کریں وہ اپنی طرف سے صحبت کا حق ادا کرے اور یہ اپنی طرف سے حق ادا کرے۔ لہذا جس میں آپ لکھتے ہیں کہ **جس میں زیادہ نیک خصلتیں ہوگی وہ اتنا ہی بڑا ادب والا ہوگا** جا زیادہ نیک ہوتا ہے وہ زیادہ ادب والا ہوتا ہے۔

## آخری بات:

**حضرت داتا صاحبؒ نے ارشاد فرمایا:**

**کہ جب تم اللہ والوں کی خدمت میں جاتے ہو تو ان کی صحبت کے معاملات میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سب سے بڑی جو سعادت ہے وہ یہ ہے کہ اپنی خوشی کا چھوڑ دینا** (اس جملے کو نا کہی گھول کے پی جاؤ) ان کی صحبت میں جا کر اپنی خوشی کا چھوڑ دینا،، اپنی خوشی کو چھوڑ نا۔ یہ بات کر کے آخر میں آپ بات کو ختم کرتے ہیں۔

آج میں دعا کروانے آئی ہوں آج میں فلاں بات کرنے آئی ہوں اپنی خوشی چھوڑنے کا نام نہیں تمہارے اندر حضرت صاحب تو فرمارہے ہیں کہ شیخ کی صحبت کا سب سے بڑا حق ہی یہ ہے کہ اپنی خوشی کو چھوڑ نا۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ جگہ میری ہو، بس لنگر آجائے، وہ ٹھنڈا پانی مجھے مل جائے، وہ سیٹ مجھے مل جائے، یہ درجہ مجھے مل جائے یہ فلاں خدمت میں کرلوں۔ اپنی خوشی چھوڑ دو اپنی خوشی کو اندر سے مٹا کے ان کی خدمت میں جاؤ وہ اپنی خوشیاں جو تمہیں دے گے وہ اصل خوشی ہوگی اور تم ہو کہ اپنی خوشی لینے پہنچ گئی ہو ۔

فرمایا کہ:

**ایک بزرگ کے پاس جا کر سب سے بڑی محرومی یہ ہے کہ تم اپنی خوشی جاننا شروع کر دو** اپنی خوشی جانو، حضور میرے بچے کا فلاں ہو گیا میری بیٹی کا فلاں ہو گیا، میرے باپ کا فلاں ہو گیا، میری ماں کا فلاں ہو گیا، میرے اپنے سر درد، یہ میرا پیٹ درد، اپنی خوشی کی خواہش لے کے گئے ہو فرمایا یہ سب سے بڑی محرومی ہے اب تم محروم ہو یہ کون لکھ رہے ہیں

**داتا صاحبؒ نے فرمایا**

**تم نے کچھ نہیں سوچنا بس جو وہ دے وہ لے کے آجانا۔**

جو دے لے لو۔ وہ تمہیں غم دے کے بھیج دے لے کے آجاؤ ڈانٹ کے بھیج دے آجاؤ بس جو بولتے ہیں لے لو وہ خوشی دے لے لو وہ نہ دے آجاؤ وہ بیٹھے نا بیٹھے بس تم نے یہ کرنا

کہ جب بھی جاؤ کوئی خوشی نہ لے کے جاؤ دل میں بس جس میں ان کی خوشی وہی تمہاری خوشی ہو یار یہ بات مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ ہضم کیسے ہوگی داتا صاحبؒ کی بات سن تو لی ہے لیکن اللہ کرے ہضم ہو جائے (آمین) بہت بڑی بات ہے اب دیکھو یہ بات جب لکھی آپ نے،،

## آخری بات!

فرمایا کہ ایسے شخص کے لیے جو اپنی خوشی لے کے گیا وہ اکیلا ہی رہتا تو بہتر تھا اپنی خوشی لے کر گیا تو وہ کیا کرتا اکیلا ہی رہتا اس سے بہتر تھا گھر بیٹھتا اسے اللہ والوں کا بزرگوں کا فیض نہیں ملتا بہتر تھا وہ گھر ہی بیٹھتا رہے کیونکہ وہ اپنی خوشیاں لے کے وہاں جاتا اور جب وہ اپنی خوشی کو ترک کر دے گا اور اپنے حضرت کی خوشیوں کا لحاظ رکھے گا تب وہ صحبت میں کامیابی حاصل کر لے گا۔ تب وہ صحبت میں کامیابی حاصل کرے گا جب وہ اپنے مصائب کی خوشیوں کا خیال رکھے گا یہ لکھ کے آپ نے بات ختم کر دی ور آپ صحبت کے آداب میں اتنی یہ خوبصورت چند باتیں پوری روح زمین پہ آئے اور کسی اللہ والے کے دربار پر بیٹھ کر ان کی باتوں کا ذکر کرے وہ سارے کہے گے داتا صاحب نے سچ لکھا ہے صحیح لکھا ہے درست لکھا ہے یہی حقیقت ہے یہی اللہ اور اس کے رسول کو مقصود ہے یہی قرآن چاہتا یہی احادیثیں چاہتی ہیں جو داتا صاحب کہہ رہے ہیں درست ہے کسی جگہ بھی چلے جاؤ یہ چند باتیں جو میں نے اپنے سبق میں لکھی ہیں یہی حقیقت ہے۔

**اللہ ہمیں ایسا مرید بنائے کیونکہ اس وقت جو حالات ہیں جو معاملات ہیں طریقت وتصوف کے معاملات ہیں روحانیت کے جو معاملات ہیں لوگ ان سے بہت پیچھے ہیں** بہت پیچھے ہیں اس طرح ان چیزوں کا کوئی نام ونشان ہی نہیں ہے طریقت کو لوگوں نے ایک رسم بنا کے رکھا ہوا میرے پیر صاحب ہیں میرے پیر صاحب ہیں تو بھئی کیا کریں **اگر پیر صاحب ہیں تو ان کے پاس جا کر بیٹھو صحبت میں رہو ان سے صحبت کے انداز سیکھو معاملات سیکھو** پھر اسی طرح اس پہ عمل کرو۔ ہم جب حضرت ابوالبیانؒ کی بارگاہ میں جایا کرتے تو حضرت صاحب قبلہ بھی ساتھ ہوتے تو میں دیکھا کرتا آپ کے جس طرح کے انداز ہوتے معاملات ہوتے بڑے اعلیٰ تھے مجھے یاد ہیں جس طرح کے خوبصورت آداب میں نے دیکھے ہیں ایک بار ایسا بھی ہوا کہ حضرت صاحب نہیں جا سکے کسی وجہ سے آپ نے کہا کے آپ نے جا کے میرا اسلام پیش کرنا اور عرض کرنا کہ حضور میں آج صحبت سے محروم ہوں حضور میرے لیے دعا کیجیے گا آج نہیں آسکوں گا بہت بڑی مصیبت آ گئی ہے حضور آپ مجھے معاف فرمائیے گا تو نہ میرا پیغام دے دینا میں کچھ ڈرا ہوا بھی تھا کیونکہ کبھی حضرت صاحب سے ایسی بات کی نہیں تھی میں نے کہا کہ حضور اگر آپ خود فون کر دے کہا بیٹا ایسا نہیں ہے بس آپ نے کرنی ہے بات۔ آپ نے اتنا خوبصورت جملہ بولا جو مجھے آج تک یاد ہے آپ نے فرمایا کے **اپنے شیخ کی مجلس میں نہ جانا بہت بڑی محرومی ہے** اور اس کا دل میں دکھ بھی ہونا چاہیئے اور میں اپنے اس دکھ کا اظہار تمہارے ذریعے کروانا چاہتا ہوں میرا یہ پیغام وہاں پہنچا دینا۔

یہ کبھی سوچا کسی نے تم آج ہی نہیں آئے تم نے کبھی پیغام دیا کبھی سوچا تم نے کتنا بڑا ادب ہے کہ حضرت آج نہیں پہنچ سکی کیا تمہارے شیخ تک یہ بات گئی ہے کہ حضور میں آج کی مجلس میں آنے کے لیے محروم ہوں حضرت میرے لیے دعا کیجیے گا **صحبت کا یہ بھی ادب ہے** کہ آپ نے اس کو پوری طرح انفارم بھی کرنا ہے حضور میں آج صحبت نہیں لے پاؤں گی مجھے معاف فرما دے۔ نہیں گئی تو نہیں گئی موج کر رہی ہیں آرام کر رہی ہیں اس وقت مجھے پتہ لگا کہ یہ لوگ کتنے بڑے لیول پر ادب پورا کرتے ہیں کتنے بڑے لیول کے آداب جانتے ہیں کہ اگر میں نہیں بھی جا رہا تو بھی میری خبر وہاں پہنچے شیخ انتظار کر رہا کہ یار آج آنا چاہیئے تھا اسے اور بعد میں توقع یہ رکھنی ہے کے حضرت صاحب پھونک ماریں اور سب کچھ ٹھیک ہو جائے کیسے ٹھیک ہو جائے اپنے انداز تو دیکھو۔

## آخری بات!

حضرت صاحب جب اسلام آباد آئے تو آپ کے ہاں محفل ہوتی تھی ہر چوتھے اتوار کو تو آپ نے سب کو دعوت دی کے سب آیا کرو تو خیر ہم جایا کرتے تھے اور مجھے یاد ہے تین چار سال تک میں نے کوئی اتوار نہیں چھوڑی ضرور جایا کرتا تھا باقاعدہ کرائے پہ گاڑی کر کے جایا کرتے تھے ایک رات آپ نے بات کی کہ اب آپ نہ آیا کریں فرمایا کے آپ کی مصروفیات زیادہ ہوگی درس وتدریس کے معاملات ہیں تو بیٹا آپ نہ آیا کرو ٹھیک ہے میں دعا کر دیا کروں گا مجھے بہت دکھ ہوا میں نے پھر بھی کہا کے حضور میں آگے پیچھے کر لیتا ہوں بیٹا ایک ہی بات ہے آپ نے بھی وہاں یہی کرنا جو میں نے یہاں پہ کرنا تو آپ کو میری طرف سے اجازت ہے تو خیر میں نے حضرت صاحب سے کی کہ حضور مجھے بہت

تکلیف ہے بہت سوچا تقریباً دو تین سال تک بہت سوچا کہ میں صحبت سے محروم ہو گیا ہوں ٹھیک ہے آپ نے اجازت دی ہے لیکن مجھے تکلیف ہے حضرت صاحب یہاں ماہانہ آتے تھے خیر میں نے ایک دن خود حضرت صاحب سے بات کی عمر نواز صاحب سے مشورہ کیا کچھ ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ حضور اگر آپ مہینے میں ایک ٹائم ہمیں دے دے آپ رحمت فرمائے آپ اسلام آباد سے آتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ درس تصوف آپکے لیے ہم رکھیں آپ یقین کریں میں ڈرائیونگ کر رہا تھا حضرت صاحب اگلی سیٹ پہ بیٹھے ہوئے تھے ہم کامونکی جا رہے تھے میں نے کہا حضور بڑی دیر سے یہ آرزو تھی کہ ایسا ہو جائے آپ کی صحبت سے ہم محروم ہے تو آپ آجایا کریں ہم حاضر ہیں ہم انتظام کر لیا کریں گے بس آپ ٹائم ہمیں دے حضرت بہت خوش ہوئے اشکبار ہوئے آنسو پونچھے اور کہا کہ بیٹا تمہاری جدائی میں بھی تڑپ رہا ہوں ایک ہی بات ہے دونوں طرف۔اس وقت سے مجھے بھی بہت تکلیف تھی میں کر کچھ نہیں سکتا تھا آج آپ نے بات کی ہے میں تو سو فیصد راضی ہوں فرمایا میں چاہے اکیلا آؤں میں ضرور آؤ گا ضرور آؤ گا مجھے قبول ہے وہ بھی پھر بڑی مشکل سے پورے سال میں کوئی چھ درس ملتے ہیں ایسے ہی کبھی یوم صدیقؓ اکبر آگیا کبھی فاروق اعظمؓ آگیا اس دن ہم حساب لگا رہے تھے حضرت صاحب ناشتہ کر رہے تھے ہمارے گھر کہتے ہیں پورے سال میں سات درس ہوئے ہیں صرف میں نے کہا حضور دیکھ لیں پورے سال میں سات درس ہیں (اللہ اکبر) مطلب اتنی اتنی تانگ رہے کہ اس کو نہ حاضری کی تکلیف ہو کہ میں نہیں جا رہا تو کیوں نہیں جا رہا کیوں میرے اندر یہ عادت پڑھ گئی ہے کیوں مجھے اتنی بڑی مشقت میں ڈالا گیا۔اللہ ہمیں اس چیز سے بچائے (آمین)

**اللہ سے دعا ہے کہ اللہ مجھے اور آپ سب کو بزرگوں کی صحبت میں برکت عطا فرمائے اور ہمیں مزید سیکھائے اور مزید اعلیٰ سے اعلیٰ آداب ہمیں سیکھنے کو ملیں (آمین)۔**